Al-Mahdi Research Journal (MRJ)
Vol 5 Issue 1 (Jul-Sep 2023)
ISSN (Online): 2789-4150
ISSN (Print): 2789-4142

An Analytical Study about the Belief of the Life of Prophet Jesus (peace be upon him) in the light of the Holy Quran and Hadith

عقیدۂ حیات حضرت عیسیٰ علیہ السلام قرآن وحدیث کی روشنی میں ایک تجزیاتی مطالعہ

Published:
September 30, 2023

Arslan Shabbeer
Ph.D. Scholar, National College of Business Administration & Economics Lahore, Sub Campus Bahawalpur. arslanshabir445@gmail.com

Nasira Bukhari
Ph.D. Scholar, National College of Business Administration & Economics Lahore, Sub Campus Bahawalpur. nasira35876@gmail.com

Dr. Tanveer Akhtar
Assistant Professor, National College of Business, Administration & Economics Lahore, Sub Campus Bahawalpur. t.akhtar1433@gmail.com

Abstract

In this belief system, Allah Almighty is acknowledged as the supreme creator and proprietor of the universe, responsible for fashioning all living beings. Among these creations, Adam, the progenitor of humanity, holds a distinctive role. Allah meticulously crafted Adam from clay, breathed life into him, and

OPEN ACCESS
CC BY

endowed him with knowledge. Moreover, Allah elevated Adam's status by instructing the angels to prostrate before him, designating him as the earthly representative of the divine will. To offer guidance to humankind, Allah instituted a lineage of Prophets and Messengers, dispatching approximately one hundred and twenty-four thousand throughout history. These individuals, selected for their unwavering devotion, were tasked with disseminating the message of monotheism. Among these prophets, Jesus was appointed as a Prophet and Messenger for the children of Israel, with his miraculous birth without a human father serving as a testament to Allah's divine command. At a tender age, Jesus spoke to confirm his prophethood and the immaculate nature of his mother.

Nonetheless, a faction among the children of Israel rejected Jesus' prophethood and conspired to capture and crucify him. In response, Allah, in His divine wisdom, raised Jesus to the heavens, while an unknown individual was crucified in his place, thus prolonging Jesus' earthly existence. Islamic eschatology foresees the return of Prophet Jesus near the end of days, during which he will visit the minaret of the Jama Masjid in Damascus as a representative of the Ummah of Prophet Muhammad. Assisted by angels, he will engage in a righteous struggle against the false messiah, Dajjal, ultimately establishing global peace and disseminating the teachings of Islam. Following his

CC BY

return, Prophet Jesus is expected to marry, have children, and undergo natural death, with his final resting place alongside the sepulcher of Prophet Muhammad. These beliefs hold central significance within certain Islamic eschatological traditions.

Keywords: Creator, Messengers, Prophet Jesus, Life, Bani Israel, Prophet Muhammad, Dajjal

تمہید:

اللہ رب العزت اس پوری کائنات کے خالق ومالک ہیں، اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات کو پیدا فرمایا ہے۔ ان تمام مخلوقات میں سے انسانوں کے جد امجد حضرت آدمؑ کو اللہ رب العزت نے مٹی سے خود اپنے ہاتھوں سے اس کا ڈھانچہ بنایا، اس میں روح پھونک دی، علم سکھایا اور فرشتوں کو سجدہ کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ حضرت آدمؑ کی تخلیق کے بعد انسان کو اپنا خلیفہ اور نائب مقرر کرکے زمین پر بھیج دیا۔ اللہ رب العزت نے بنی نوع انسانیت کو دنیا میں بسانے کے بعد انہیں ایسے ہی بے یارومددگار نہ چھوڑا بلکہ ان کی ہدایت ورہنمائی کے لیے انبیاورسل کا سلسلہ شروع فرمایا۔ اللہ رب العزت نے کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاورسل انسانوں کی رہنمائی کے لیے مبعوث فرمائے۔ تمام انبیاکرام علیہم السلام اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ ومقرب بندے تھے۔ انھوں نے انسانوں کو اللہ رب العزت کی توحید کا درس دیا۔ ان انبیاکرام علیہم السلام میں سے حضرت عیسیٰؑ کو بنی اسرائیل کی طرف نبی اور رسول بناکر بھیجا اور ان کی پیدائش اللہ کے حکم سے بغیر باپ کے معجزانہ طور پر ہوئی۔ حضرت عیسیٰؑ نے پیدائش کے چند گھنٹوں بعد ہی اپنی والدہ ماجدہ کی گود میں اللہ رب العزت کے حکم سے کلام کرکے اپنی والدہ کی پاک دامنی اور اپنا نبی اور رسول ہونے کا اعلان فرمادیا۔ حضرت عیسیٰؑ کو اللہ تعالیٰ نے کئی معجزات سے بھی نوازا تھا۔

CC BY

بنی اسرائیل میں سے جو لوگ (یہودی) عیسیٰ بن مریم کی نبوت کے منکر تھے انہوں نے آپس میں مل کر ناپاک منصوبہ بنایا کہ آپؑ کو گرفتار کر کے سولی چڑھا دیں۔ ایسے میں اللہ رب العزت نے اپنی حکمت اور قدرت سے آپؑ کو زندہ آسمانوں پر اٹھالیا اور منکران نبوت نے ایک نا معلوم شخص کو عیسیٰ بن مریم سمجھ کر سولی چڑھا دیا۔ اس طرح اللہ رب العزت نے حضرت عیسیٰؑ کو لمبی عمر عطا فرمادی ہے۔ اب حضرت عیسیٰؑ قرب قیامت میں اللہ رب العزت کی نشانی کے طور پر دوبارہ دمشق کی جامع مسجد کے مینار پر فرشتوں کی مدد سے امت محمدیہ ﷺ کی حیثیت سے تشریف لائیں گے۔ حضرت عیسیٰؑ جہاد کریں گے اور لُد کے مقام پر دجال کو قتل کریں گے۔ دجال کے قتل کے بعد پوری دنیا میں امن قائم کریں گے اور اسلام کا بول بالا ہو گا۔ حضرت عیسیٰؑ نزول کے بعد شادی کریں گے، آپؑ کی اولاد ہو گی اور آپؑ کی طبعی موت واقع ہو گی۔ آپؑ کو خاتم النبیین رحمت اللعالمین سرکار دوجہاں سید المرسلین حضرت محمد مصطفی ﷺ کے روضہ اقدس میں آپ ﷺ کے پہلو میں دفن کیا جائے گا۔

عقیدہ حیات حضرت عیسیٰؑ قرآن وحدیث کی روشنی میں

حضرت مریمؑ کا تعارف:

حضرت مریمؑ کے والد کا نام حضرت عمران اور والدہ کا نام حنہ بنت فاقوس تھا۔ حضرت مریمؑ اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت زکریاؑ کی بھانجی اور حضرت زکریاؑ کی بیوی حضرت مریمؑ کی خالہ تھیں۔

حضرت مریمؑ کے والدین کی وفات کے بعد آپ کی پرورش حضرت زکریاؑ اور آپ کی خالہ کے ذمہ قرار پائی۔ وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ۔ پس حضرت زکریاؑ، حضرت مریمؑ کے کفیل بن گئے۔ حضرت زکریاؑ نے حضرت مریمؑ کے لیے بیت المقدس میں ایک الگ حجرہ تعمیر کرایا جس میں حضرت مریمؑ کی رہائش، عبادات اور کھانے پینے کا بندوبست تھا۔

جہاں پر ان کے کھانے پینے کا مکمل انتظام ہوتا تھا۔ ایک دفعہ جب حضرت زکریاؑ حجرے میں داخل ہوئے تو ان

OPEN ACCESS
CC BY

کے سامنے تر و تازہ پھل اور کھانے موجود تھے۔ تو حضرت زکریاؑ نے یہ دیکھ کر حیرانی کے عالم میں پوچھا کہ اے مریم! یہ کیا ہے؟ اس پر حضرت مریمؑ نے جواب دیا کہ "یہ سب میرے اللہ کی طرف سے ہے۔

ارشاد ربانی ہے:۔

" كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًاۚ قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ"۔ [1]

"جب زکریاؑ اس کے پاس حجرے میں داخل ہوتے تو اس کے پاس روزی پاتے تو انہوں نے کہا اے مریمؑ یہ روزی تیرے پاس کہاں سے آئی تو وہ کہتی یہ اللہ کی طرف سے ہے ، بے شک اللہ تعالیٰ روزی دیتا ہے جس کو چاہے بغیر حساب کے"۔

تجزیہ

حضرت مریمؑ کی والدہ حنہ بنت فاقوس نے منت مانی تھی کہ اللہ رب العزت میرے پیٹ میں موجود جو بھی اولاد عطا فرمائیں گے میں اسے بیت المقدس کی خدمت کے لئے وقف کر دوں گی۔ چنانچہ حضرت مریمؑ اپنی والدہ کی وفات کے بعد جب حضرت زکریاؑ کی پرورش میں آئیں تو حضرت زکریاؑ نے ان کے لئے بیت المقدس میں ایک الگ حجرہ تعمیر کروایا۔ حضرت زکریاؑ جب حضرت مریمؑ کے حجرے میں ان کی خیریت معلوم کرنے کے لئے تشریف لاتے تو وہ حضرت مریمؑ کو اللہ رب العزت کی عبادت و ریاضت میں مصروف پاتے اور اس بات کا مشاہدہ کرتے کہ حضرت مریمؑ اپنے رب کے ساتھ محو گفتگو ہیں۔ حضرت زکریاؑ جب بھی حجرے میں تشریف لاتے تو وہ یہ دیکھ کر حیران و پریشان رہ جاتے کہ حضرت مریمؑ کے پاس بغیر موسم کے تر و تازہ پھل موجود ہوتے تھے۔ یعنی کہ موسم سرما کے پھل موسم گرما میں اور موسم گرم کے پھل موسم سرما میں موجود ہوتے تھے۔ ایک دن

OPEN ACCESS
CC BY

حضرت زکریاؑ نے حیرانی کے عالم میں حضرت مریمؑ سے دریافت کیا کہ اے مریم! تیرے پاس یہ بے موسم پھل کہاں سے اور کیسے آتے ہیں؟ اس پر حضرت مریمؑ نے بڑے اطمینان کے ساتھ جواب دیا کہ یہ سب رزق میرے اللہ کی طرف سے ہے، جو مجھے بے حساب عنایت کرتا ہے۔ (یہ حضرت مریمؑ کی کرامت تھی) اور اللہ رب العزت جسے چاہتا ہے بغیر حساب کے رزق عطا کرتا ہے جیسا کہ عبد الحمید سواتی اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں:

جب حضرت زکریاؑ حضرت مریمؑ کے کمرے میں داخل ہوتے تو ان کے پاس کھانے پینے کا سامان پاتے اور اسی طرح بے موسم پھل موجود ہوتے تھے۔ یہ سب حضرت مریمؑ کی کرامت تھی، کرامت اسے کہتے ہیں کہ کسی اللہ کے ولی کے ہاتھ پر ایسی کوئی خرق عادت چیز ظاہر ہو جسے عام بندہ نہ کر سکے۔ معجزہ اسے کہتے ہیں جو اللہ رب العزت اپنے کسی نبی کے ہاتھ پر کوئی خرق عادت چیز ظاہر کرے جو کسی عام انسان کے بس میں نہ ہو۔ حضرت مریمؑ اللہ رب العزت کی ولیہ تھیں اس لئے اللہ کی طرف سے ان پر کرامات کا ظہور رہتا تھا۔ حضرت زکریاؑ حضرت مریم سے دریافت فرماتے کہ یہ پھل تمہارے پاس کون پہنچانے والا ہے۔ اس پر حضرت مریمؑ جواب دیتی کہ یہ میرے رب اللہ رب العزت کی طرف سے ہے۔ یہ اللہ رب العزت کی حضرت مریمؑ پر خاص عنایت تھی کہ وہ جلد از جلد سن بلوغت کو پہنچیں اور آگے نبوت کا سلسلہ جاری ہو۔ [2]

اسی طرح مولانا مودودیؒ اپنی تفسیر تفہیم القرآن میں لکھتے ہیں کہ "لفظ محراب سے لوگوں کا ذہن بالعموم اس محراب کی طرف چلا جاتا ہے جو ہماری مسجدوں میں امام کے کھڑے ہونے کیلئے بنائے جاتے ہیں' لیکن یہاں محراب سے یہ چیز مراد نہیں ہے۔ مواصع اور کنیسوں میں اصل عبادت گاہ کی عمارت سے متصل سطح زمین سے کافی بلندی پر جو کمرے بنائے جاتے ہیں' انہیں محراب کہا جاتا ہے اسی قسم کے کمروں میں سے ایک میں حضرت مریمؑ معتکف رہتی تھیں"۔

حضرت زکریاؑ اس وقت تک بے اولاد تھے اور یہ دیکھ کر کہ اللہ رب العزت کسطرح اپنی قدرت کاملہ سے اس گوشہ نشین لڑکی کو رزق پہنچا رہا ہے، اس سے انہیں یہ امید ہوئی کہ اللہ رب العزت اگر چاہے تو اس بڑھاپے میں

OPEN ACCESS
CC BY

بھی ان کو اولاد دے سکتا ہے۔[3]

حضرت مریمؑ کو بیٹے کی بشارت

ارشادِ ربانی ہے:۔

"اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ"۔[4]

"جب کہا فرشتوں نے اے مریم! اللہ تجھے بشارت دیتا ہے ایک اپنے حکم کی جس کا نام مسیح ہے، عیسیٰ مریم کا بیٹا مرتبہ والا دنیا میں اور آخرت میں اور اللہ کے مقربین میں سے ہو گا"۔

تجزیہ

حضرت مریمؑ عابدہ، زاہدہ اور عفت مآب بیت المقدس میں بنائے گئے اپنے حجرے میں دن رات عبادت الٰہی میں مشغول رہتی تھیں۔ ان کی زندگی کا مقصد صرف اور صرف اللہ رب العزت کی رضا وخوشنودی حاصل کرنا تھا۔ اسی طرح عبادت وریاضت میں مصروف جب حضرت مریمؑ سن بلوغت کو پہنچیں تو ایک دن اللہ کا فرشتہ حضرت جبرائیل امینؑ انسانی شکل میں حجرے میں تشریف لایا، حضرت جبرائیلؑ کو اپنے حجرے میں دیکھ کر حضرت مریمؑ پریشان ہو گئیں اور ان پر خوف طاری ہو گیا۔ اسی خوف و گھبراہٹ کے عالم میں حضرت مریمؑ نے کہا اے اجنبی نوجوان تم کون ہو اور یہاں کس مقصد کے لئے آئے ہو؟ اس پر حضرت جبرائیلؑ نے کہا اے مریم! تم پریشان نہ ہو میں اللہ رب العزت کا بھیجا ہوا قاصد / فرشتہ ہوں اور اللہ رب العزت کا پیغام لے کر تمہارے پاس آیا ہوں۔ اللہ نے فرمایا ہے کہ میں تمہیں ایک بیٹے کی خوشخبری سنادوں جو اللہ تمہیں اپنی قدرت اور حکمت سے عطا کرنے

OPEN ACCESS

والا ہے۔ جس کا نام مسیح ہو گا، وہ لڑکا اللہ کی عنایتوں سے بہت ہی حکمتوں والا ہو گا، یہ لڑکا میری جانب سے رحمت ثابت ہو گا، اللہ اسے دنیا و آخرت کی بھلائیاں عطا کرے گا، وہ بلند مقام و مرتبہ والا ہو گا اور یہ میرا فیصلہ اٹل ہے۔ چنانچہ حضرت جبرائیل امین نے یہ بشارت سناتے ہوئے حضرت مریمؑ کے گریبان میں پھونک دیا اور اللہ ربالعزت کا کلمہ حضرت مریمؑ تک پہنچ گیا۔ اس کے کچھ عرصہ بعد حضرت مریمؑ خود کو حاملہ محسوس کرنے لگیں۔

جیسا کہ عبدالحمید سواتی اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ اللہ رب العزت نے اس آیت مبارکہ میں اپنی خاص نعمت حضرت مریمؑ کو بذریعہ فرشتہ ایک بیٹے کی خوشخبری سنائی۔ اللہ رب العزت نے فرمایا کہ بیشک اللہ تمہیں بشارت دیتا ہے اپنی طرف سے ایک کلمہ کی۔ بشارت اس خبر کو کہتے ہیں جس میں خوشی ہو۔ آیت کے اس مقام پر کلمہ کا لفظ حضرت مسیحؑ پر بولا گیا ہے۔ آپؑ کو اللہ کا کلمہ اس خصوصیت کی بنا پر کہا گیا ہے جو آپؑ کی ذات میں بن باپ کے پیدائش کی وجہ سے ہے۔ اس آیت مبارکہ میں لفظ مسیح عیسیٰ بن مریمؑ عبرانی اور سریانی زبان سے مشتق ہے ، اس کا معنی مبارک ہے۔ اس آیت مبارکہ میں وجیھی سے مراد وضاحت، عزت اور مرتبے والا ہے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ یہودیوں کی تمام تر دشمنی اور ہرزہ سرائی کے باوجود اللہ رب العزت نے حضرت عیسیٰؑ کو الزامات سے بری قرار دے دیا اور ان ناپاک لوگوں کی سازش کو کامیاب نہ ہونے دیا۔ مقربین سے مراد تقرب حاصل کرنا جو بہت بڑا مرتبہ ہے۔ ہر صاحب ایمان اپنے مالک کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے، عبادت و ریاضت، قربانی اور صدقہ و خیرات سے اس واسطے کہ اللہ ربالعزت راضی ہو جائے۔ جبکہ اللہ رب العزت نے حضرت عیسیٰؑ کو پہلے سے ہی مقربین میں سے بنا دیا۔[5]

اسی طرح مولانا مودودیؒ اپنی تفسیر تفہیم القرآن میں لکھتے ہیں کہ:

"باوجود اس کے کہ کسی مرد نے تجھے ہاتھ نہیں لگایا، تیرے ہاں بچہ پیدا ہو گا' یہی لفظ کذلک (ایسا ہی ہو گا) حضرت زکریاؑ کے جواب میں بھی کہا گیا تھا' اس کا جو مفہوم وہاں ہے' وہی یہاں بھی ہونا چاہیے' حضرت مریمؑ کو

OPEN ACCESS
CC BY

صنفی مواصلت کے بغیر بچہ پیدا ہونے کی بشارت دی گئی تھی اور فی الواقع اسی صورت سے حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش ہوئی۔ عیسائیوں نے حضرت عیسیٰؑ کو الہٰ ابن اللہ اسی وجہ سے سمجھا تھا کہ انکی پیدائش غیر فطری طور پر بغیر باپ کے ہوئی تھی' اور یہودیوں نے حضرت مریمؑ پر الزام بھی اسی وجہ سے لگایا کہ سب کے سامنے یہ واقع پیش آیا تھا کہ ایک لڑکی جو غیر شادی شدہ تھی اس کے ہاں بچہ پیدا ہوا۔ پس جو لوگ قرآن مجید کو کلام اللہ مانتے ہیں اور پھر مسیحؑ کے متعلق بھی یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ انکی ولادت حسب معمول باپ اور ماں کے اتصال سے ہوئی تھی، وہ دراصل ثابت یہ کرتے ہیں کہ اللہ رب العزت اظہار مافی الضمیر اور بیان مدعا کی اتنی قدرت بھی نہیں رکھتا جتنی خود یہ حضرات رکھتے ہیں"۔[6]

حضرت عیسیٰؑ کی ولادت با سعادت

حضرت جبرائیلؑ نے حضرت مریمؑ سے کہا اے مریمؑ! اللہ تجھ کو اپنے کلمہ کی بشارت دیتا ہے اس کا نام مسیح عیسیٰ بن مریمؑ ہوگا، وہ دنیا و آخرت میں صاحب وجاہت، ہمارے مقربین میں سے ہوگا، ماں کی گود میں، کہولت کے زمانے میں لوگوں سے کلام کرے گا اور وہ نیکوکاروں میں سے ہوگا۔ حضرت مریمؑ نے کہا میرے لڑکا کیسے ہوگا جبکہ مجھ کو کسی مرد نے ہاتھ تک نہیں لگایا، اس پر اللہ رب العزت کے فرشتے نے کہا کہ اللہ جو چاہتا ہے پس وہ ہو جاتا ہے، اللہ رب العزت اس کو کتاب و حکمت، تورات و انجیل کا علم عطا کرے گا اور بنی اسرائیل کی جانب اللہ کا رسول اور نبی ہوگا۔

ارشاد ربانی ہے:۔

"قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ ۭ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ ۭ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ"۔[7]

OPEN ACCESS
CC BY

"اے رب کہاں سے ہو گا میرے لڑکا اور مجھ کو ہاتھ تک نہیں لگایا کسی بشر نے فرمایا اسی طرح اللہ پیدا کرتا ہے'جو چاہے جب ارادہ کرتا ہے کسی کام کا تو یہی کہتا ہے اس کو ہو جا سو وہ ہو جاتا ہے"۔

تجزیہ

حضرت مریمؑ کے پاس حجرے میں اللہ کا فرشتہ حضرت جبرائیل امینؑ تشریف لایا اور حضرت مریمؑ کو اللہ کا پیغام سنایا کہ اے مریم! اللہ تجھے ایک بیٹے کی خوشخبری سناتا ہے۔اس پر حضرت مریمؑ حیران و پریشان ہو گئیں اور حیرانی کے عالم میں کہا کہ یہ کیسے ممکن ہے؟ میں تو ابھی کنواری ہوں اور مجھے کسی مرد نے چھوا تک نہیں۔اس طرح بغیر کسی مرد کے ساتھ تعلقات پیدا کیے اولاد کا ہونا کیسے ممکن ہے یہ تو خلاف قانون قدرت ہے۔کہ جب تک کسی مرد اور عورت کا ملاپ ہی نہ ہو تو اولاد کا پیدا ہونا نا ممکن ہے اور میں اس معاملے میں بالکل پاک صاف ہوں۔اس پر فرشتے نے کہا کہ اے مریمؑ! اللہ رب العزت قدرت والا اور حکمت والا ہے، اللہ مالک و خالق ہے ،اللہ رب العزت جو چاہے، جب چاہے، جیسے چاہے ویسے ہی تخلیق ہو جاتا ہے۔(کن فیکون) ایسے ہی اللہ رب العزت آپ کو اپنی رضا و منشا سے بیٹے سے نوازیں گے۔اللہ رب العزت کو کسی بھی اسباب کی ضرورت نہ ہے۔اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ ہو جا! پس وہ ہو جاتا ہے۔

اللہ رب العزت نے ولادت کے بعد ان کے لیے کچھ اعلانات (معجزات) کا بھی اعلان کر دیا۔یعنی میرا یہ بندہ (عیسیٰ بن مریم) کتاب کو سکھانے والا ہو گا اور تورات و انجیل کی حکمتوں کو بتلانے والا ہو گا اور یہ رسول بنی اسرائیل کی طرف مبعوث ہو گا۔اور اس کے ساتھ ساتھ یہ کہ مٹی سے پرندے بنا کر اس میں پھونک مارتے تو وہ پرندے اللہ کے حکم سے زندہ ہو کر اڑنے لگتے تھے۔عیسیٰ بن مریمؑ اللہ کے حکم سے پیدائشی اندھوں اور کوڑھی کے مریضوں کو ہاتھ پھیرتے تو وہ صحب یاب ہو جاتے تھے۔عیسیٰ بن مریمؑ مُردوں کو بھی اللہ کے حکم سے زندہ

CC BY

کر دیا کرتے تھے۔ مزید یہ کہ جو کچھ لوگ گھر سے کھا کر آتے تھے اور جو کچھ رکھ کر آتے تھے اللہ کے حکم سے اس بارے میں بتادیا کرتے تھے۔

جیسا کہ عبدالحمید سواتی اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ گزشتہ آیت مبارکہ میں اللہ رب العزت نے حضرت مریمؑ کو جب بیٹے کی بشارت دی تو اس پر حضرت مریمؑ نے اپنے پروردگار سے یہ دریافت کیا کہ میرے ہاں بچہ کیسے پیدا ہو گا جبکہ مجھے تو کسی بشر نے ہاتھ تک نہیں لگایا۔ عادت اللہ یہ ہے کہ مرد وزن کے ملاپ سے ہی بچہ پیدا ہوتا ہے۔ مگر نہ تو میرا نکاح ہوا ہے نہ کسی ناجائز طریقے سے کسی مرد کی قربت حاصل ہوئی تو بچہ کیسے پیدا ہو گا۔ تو اس پر اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا اسی طرح اللہ پیدا کرتا ہے جو چاہے۔ اس سے پہلے جب حضرت یحییٰؑ کی پیدائش سے متعلق جب بشارت دی تو وہاں پر اللہ نے لفظ (یَفعلُ) فرمایا اس لئے کہ وہاں اسباب موجود تھے یعنی مرد وزن۔ جب حضرت عیسیٰؑ کی باری آئی تو اللہ رب العزت نے (یَخلُقُ) ارشاد فرمایا کہ یہاں پر باپ بھی موجود نہ مگر اللہ کے حکم سے بچہ پیدا ہوا۔[8]

عقائد مذاہب ثلاثہ

(1) عیسائی مذہب (2) یہودی مذہب (3) مسلمان مذہب

(1) عیسائی مذہب:۔

حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت مسیحؑ تشریف لا چکے ہیں۔ اور وہ عیسیٰؑ بن مریم ہیں۔ مزید یہ کہ اس کے بعد عیسائی بھی دو فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے۔ اور انہوں نے اپنے اپنے من گھڑت عقائد بنا لیے تھے۔

OPEN ACCESS
CC BY

(الف)پہلا فرقہ:۔

عیسائیوں کا ایک فرقہ یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ یہودیوں نے حضرت عیسیٰؑ کو سولی پر لٹکا دیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ کو قبر سے دوبارہ زندہ کیا۔ اور انہیں آسمانوں پر زندہ اٹھالیا گیا۔ مزید یہ کہ عیسائیوں کا یہ بھی ماننا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کا سولی پر چڑھایا جانا ان کے گناہوں کا کفارہ ادا ہو گیا ہے۔ اسی لیے عیسائی صلیب کی پوجا کرتے ہیں۔

(ب)دوسرا فرقہ:۔

عیسائیوں کے دوسرے فرقہ کا یہ ماننا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بغیر سولی چڑھانے کے حضرت عیسیٰؑ کو زندہ آسمانوں پر اٹھالیا اور وہ قرب قیامت دوبارہ تشریف لائیں گے۔

(ج)مشترکہ عقیدہ:۔

عیسائیوں کے دونوں فرقے اس بات پر متفقہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ ہدایت ورہنمائی کے لیے قرب قیامت میں خدا بن کر دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے اور مخلوق کا حساب لیں گے۔ مزید یہ کہ عیسائی عقیدہ تثلیث کے بھی قائل ہیں یعنی خدا مریمؑ اور عیسیٰؑ بن مریم ایک جسم کی مانند ہیں عیسیٰ بن مریمؑ اللہ کے بیٹے ہیں۔

(2)یہودی مذہب:۔

یہودیوں کا حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں یہ عقیدہ ہے کہ مسیح ہدایت ابھی نہیں آیا قرب قیامت مسیح ہدایت کا ظہور ہو گا اور وہ ان کے لیے نجات دہندہ بھی ہو گا۔ مزید یہودیوں کا عقیدہ ہے کہ جس شخص نے اپنے آپ کو مسیح اور رسول اللہ ہونے کا اعلان کیا ہے (نعوذ باللہ) جھوٹا، مکار، جادوگر اور جھوٹا دعویٰ نبوت کرنے والا تھا۔

یہی وجہ ہے کہ یہودیوں نے حضرت عیسیٰؑ سے بغض روا رکھا اور ان کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا کہ کسی طرح عیسیٰ

OPEN ACCESS
cc BY

بن

مریم کو سولی پر چڑھا دیا جائے اور یہودیوں کے عقیدے کے مطابق وہ اپنے اس مزموم مقصد میں کامیاب بھی ہو گئے تھے۔

جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:۔

"وَقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ"۔ [9]

"اور ان کے اس کہنے پر کہ ہم نے قتل کیا مسیح عیسیٰؑ بن مریم کے بیٹے کو جو رسول تھا اللہ کا"۔

(ج) مسلمانوں کا مذہب:۔

دین اسلام میں عقیدہ ختم نبوت کو جس طرح اہمیت حاصل ہے بالکل اسی طرح عقیدہ حیات حضرت عیسیٰؑ کی بھی اہمیت موجود ہے۔ حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں رفع و نزول کا عقیدہ بھی دین اسلام کے بنیادی عقائد اور ضروریات دین میں شامل ہے۔ اگر اس عقیدہ پر ایمان نہ ہو تو بندہ دین اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

رفع و نزول کا عقیدہ قرآن کی آیات، احادیث اور اجماعِ امت سے ثابت ہے۔ اس کو علماء نے کتب تفسیر، شرح احادیث اور کتب علم الکلام میں وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے۔

حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں عقیدہ:۔

حضرت عیسیٰؑ بن مریم کے بارے میں اسلامی عقیدہ یہ ہے کہ حضرت مریم کے بطن سے بغیر والد کے اللہ کے حکم سے پیدا ہوئے۔ ایک دن جبرائیل انسانی شکل میں حضرت مریمؑ کے حجرے میں تشریف لائے اور ایک بیٹے

OPEN ACCESS
CC BY

کی نوید سنائی۔ اس پر حضرت مریمؑ حیران رہ گئیں اور فرمایا کہ میں تو ابھی کنواری ہوں اور مجھے آج تک کسی بشر نے ہاتھ بھی نہیں لگایا۔ اس پر حضرت جبرائیل نے کہا۔

ارشاد ربانی ہے:۔

"اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۖ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ"۔ 10

"اس وقت کو یاد کرو جب فرشتوں نے مریم سے کہا بے شک اللہ تجھ کو خوشخبری دیتا ہے ایک کلمے کی 'اس کی طرف سے جس کا نام مسیح بن مریمؑ ہو گا 'وہ وجاہت والا ہو گا' دنیا و آخرت میں اور مقربین میں سے ہو گا"۔

حضرت عیسیٰؑ بنی اسرائیل کی طرف نبی اور رسول کے طور پر تشریف لائے۔ عیسیٰؑ بن مریم نے اللہ کا پیغام انجیل کی شکل میں لوگوں کے سامنے رکھا۔ تو یہودیوں کی اکثریت نے اس پیغام کو ماننے سے انکار کر دیا۔ اور وہ عیسیٰؑ بن مریم کے دشمن بن گئے اور آپ کے ساتھ بغض اور عداوت پر اُتر آئے۔ آخر کار یہودیوں نے مل کر حضرت عیسیٰؑ کے قتل کا منصوبہ تیار کر لیا کہ (نعوذ باللہ) حضرت عیسیٰؑ کو سولی چڑھا دیا جائے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت سے ان کو ناکام اور نامراد رکھا اور وہ اپنے اس مزموم مقصد میں کامیاب نہ ہو سکے۔

اللہ رب العزت نے اپنی قدرت کاملہ سے حضرت عیسیٰؑ کو آسمانوں پر زندہ اٹھا لیا جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:۔

"بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا"۔ 11

"بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف اُٹھا لیا اور اللہ تعالیٰ بڑا زبردست اور پوری حکمتوں والا ہے"۔

OPEN ACCESS
CC BY

اور اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ کو لمبی عمر عطا فرما دی اور قرب قیامت میں جب دجال ظاہر ہو گا، وہ دنیا میں فتنہ و فساد پھیلائے گا اور یہاں تک کہ خُدائی کا دعویٰ بھی کرے گا تو پھر اس فتنہ و فساد والے دور میں حضرت عیسیٰؑ قیامت کی ایک نشانی کے طور پر دوبارہ دمشق کی جامع مسجد کے مینار پر فرشتوں کی مدد سے تشریف لائیں گے۔ پھر مینار سے سیڑھیوں کی مدد سے نیچے اتریں گے اور عصر کی نماز امام کے پیچھے ادا کریں گے اور اس کے بعد پوری امت کی امامت کریں گے۔ آپؑ کا دوبارہ نزول اُمتی کی حیثیت سے ہو گا۔

عیسیٰؑ بن مریم خاتم النبیین، سید المرسلین، رحمۃ العالمین حضرت محمد ﷺ کے خلیفہ ہوں گے آپؑ قرآن و سنت پر خود عمل کروائیں گے۔ ان کا دوبارہ حیات کا زمانہ امت کا آخری زمانہ ہو گا۔ اس دور میں اسلام کے علاوہ باقی سارے مذاہب ختم ہو جائیں گے۔ صرف اور صرف اسلام کا بول بالا اور امن و آشتی کا دور ہو گا۔ دوبارہ نزول کے بعد حضرت عیسیٰؑ نکاح بھی فرمائیں گے اور ان کی اولاد بھی ہو گی۔ پھر حضرت عیسیٰؑ کی وفات ہو جائے گی اور آپؑ کے جسدِ خاکی کو خاتم النبیین، رحمۃ العالمین حضرت محمد ﷺ کے روضہ اقدس میں دفن کیا جائے گا۔

حضرت عیسیٰؑ کا زندہ مادی جسم کے ساتھ آسمان پر اُٹھایا جانا۔

قرآن سے دلائل:۔

دلیل (1)

ارشاد ربانی ہے۔

"اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ

OPEN ACCESS
CC BY

كَفَرُوْٓا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ ثُمَّ اِلَیَّ مَرْجِعُکُمْ فَاَحْکُمُ بَیْنَکُمْ فِیْمَا کُنْتُمْ فِیْهِ تَخْتَلِفُوْنَ"۔ [12]

"جب کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اے عیسیٰؑ میں لے لوں گا تجھ کو اور اُٹھالوں گا اپنی طرف اور تم کو ان لوگوں سے پاک کرنے والا ہوں جو منکر ہیں' اور جو لوگ تمہارا کہا ماننے والے ہیں ان کو غالب رکھنے والا ہوں ان لوگوں پر جو کہ منکر ہیں روز قیامت تک پھر میری طرف ہوگی سب کی واپسی، سو میں تمہارے درمیان فیصلہ کر دوں گا ان امور میں جن میں تم باہم اختلاف کرتے تھے"۔

تجزیہ

بنی اسرائیل میں سے جو لوگ آپؑ کے منکر نبوت تھے وہ مسلسل آپؑ کے خلاف سازشوں میں مصروف عمل رہتے تھے وہ آپ کو ایذا پہنچانے اور ذلیل ورسوا کرنے کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے۔ چنانچہ ان سب نے مل کر ایک خفیہ تدبیر بنائی کہ آپؑ کو گرفتار کر کے سولی پر چڑھادیں، یوں آپؑ کی موت واقع ہو جائے گی، اس کے بعد کوئی بھی آپؑ کا ماننے والا یا نام لیوا باقی نہ رہے گا۔ اس کے مقابلے میں آپؑ کو بچانے کے لیے ایک خفیہ تدبیر اللہ رب العزت نے بھی بنائی جس کا ان کو علم نہ تھا۔ انھوں نے جب آپؑ کو گرفتار کر لیا اور سولی پر چڑھانا چاہتے تھے تو وہاں پر بے ہنگم ہجوم لگ گیا۔ اس بے ہنگم ہجوم کی وجہ سے بہت زیادہ بھگدڑ مچی ہوئی تھی، کسی کو بھی کچھ سمجھ نہ آرہی تھی۔ ایسے میں اللہ رب العزت نے اپنی تدبیر اور حکمت سے ان میں سے ہی ایک شخص کو عیسیٰ بن مریم کا ہم شکل بنا دیا، انھوں نے اس بھگدڑ میں اس ہم شکل کو عیسیٰ بن مریم سمجھ کر سولی چڑھا دیا۔ یوں اللہ رب العزت نے اپنی حکمت اور تدبیر سے عیسیٰ بن مریم کو زندہ بچالیا اور اسی مادی جسم کے ساتھ آسمانوں پر اٹھالیا بے شک اللہ رب العزت بہترین حکمت والا اور تدبیر کرنے والا ہے۔

جیسا کہ عبدالحمید سواتی اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ گزشتہ آیات میں ان سازشوں کا ذکر تھا جو یہودیوں نے

OPEN ACCESS

CC BY

حضرت عیسیٰؑ کو نقصان پہنچانے کے لیے کیں۔ انہوں نے بادشاہ وقت کے کان بھرے کہ یہ شخص تورات کو بدلنا چاہتا ہے اور یہ شخص لوگوں کو بے دین بنادے گا۔ اس پر اللہ رب العزت نے فرمایا (انی متوفیک) میں تجھ کو قبض کرنے والا ہوں، اپنی طرف اٹھانے والا ہوں اور ان یہودیوں کے شر سے آپ کو پاک کرنے والا ہوں ان لوگوں سے جنہوں نے کفر کیا۔ اس پر اللہ رب العزت نے فرمایا کہ انہوں نے بھی مخفی تدبیریں کیں اور اللہ نے بھی تدبیر کی۔ اللہ رب العزت ہی سب سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔ وہ یہودیوں کی سازش کو کامیاب نہیں ہونے دے گا بلکہ خود اپنی منشا کے مطابق حضرت عیسیٰؑ کی حفاظت فرمائے گا جیسا کہ اللہ رب العزت نے حضرت عیسیٰؑ کی حفاظت فرمائی۔

درج بالا آیت سے ثابت ہوا کہ حضرت عیسیٰؑ سے چار وعدے فرمائے گئے تھے جو درج ذیل ہیں۔

(الف) میں تجھے پورا پورا لے لوں گا۔

(ب) اور تجھے اپنی طرف آسمان پر اُٹھالوں گا۔

(ج) اور تجھے کفار (یہود) کے شر سے بچالوں گا۔

(د) تیرے اوپر ایمان لانے والوں کو تیرے دشمنوں پر قیامت تک غالب رکھوں گا۔

یہ چار وعدے حضرت عیسیٰؑ سے اس لیے کیے گئے تھے کیونکہ یہود جو سازش تیار کر رہے تھے اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(الف) حضرت عیسیٰؑ کو پکڑیں گے۔

(ب) بہت سی تکالیف دے کر ان کو قتل کریں گے۔

OPEN ACCESS

(ج) عیسیٰؑ بن مریم کو بہت زیادہ رسوا اور ذلیل وخوار کریں گے۔

(د) اس طرح سے یہود عیسیٰؑ بن مریم کے دین کو دفن کردیں گے اور کوئی بھی ان پر ایمان لانے والا اور ان کا نام لیوا باقی نہ رہے گا۔

یہودیوں نے حضرت عیسیٰؑ کو پکڑنے کا جو ناپاک منصوبہ بنایا ہوا تھا۔اس کے مقابلے میں اللہ رب العزت نے قرآن المجید فرقان الحمید میں "مُتوفیک" فرمایا جس کا مطلب ہے "تم کو بھرپور لینے والا ہوں"۔تم میری حفظ و امان میں ہو۔ تمہیں کوئی ذرا برابر بھی ذرر نہیں پہنچا سکتا۔ اور یہودیوں نے جو قتل کا منصوبہ بنا رکھا تھا۔اس کے بارے میں اللہ رب العزت نے قرآن المجید فرقان الحمید میں "رافعک اِلیٰ" فرمایا ہے۔جس کا مطلب ہے کہ میں تمہیں "آسمان پر اٹھالوں گا"۔اور حضرت عیسیٰؑ کو رسوا و ذلیل اور اذیت پہنچانے کے مقابلے میں "مُطَھِرُکَ مِنَ الذین کَفَرُو" ارشاد فرمایا ہے۔یعنی "میں تم کو ان یہودیوں سے پاک کروں گا اور کسی قسم کی رسوائی اور بے حرمتی تک نوبت ہی نہیں آئے گی"۔ اور یہودیوں کا ناپاک منصوبہ یہ تھا کہ حضرت عیسیٰؑ کو قتل کرنے کے بعد عیسائیوں کو بھی نیست و نابود کردیں گے، پھر حضرت عیسیٰؑ کو ماننے والا یا ان پر ایمان لانے والا کوئی بھی باقی نہ رہے۔

گا۔ ان کے بارے میں اللہ رب العزت نے قرآن المجید فرقان الحمید میں ارشاد فرمایا ہے کہ " جاعل الذین اتبعوک "یعنی" تیرے رفع کے بعد تیرے پیروکاروں کو ان پر غلبہ دوں گا"۔

سوال یہ ہے کہ سورۃ آل عمران کی آیت نمبر 55 حضرت عیسیٰؑ کی وفات کی دلیل ہے۔کیونکہ اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا ہے "یا عیسیٰ انی متوفیک" ترجمہ۔ "اے عیسیٰ بے شک تجھے میں وفات دوں گا"۔

تو اس آیت کو حضرت عیسیٰؑ کی حیات کی دلیل کیسے بنایا جا سکتا ہے۔

جواب یہ ہے کہ لفظ توفی کے اصلی حروف وفی ہیں جس کے معنی ہیں پورا کرنا۔ چنانچہ عربی معقولہ ہے وفیٰ بعھدہ

OPEN ACCESS

اپنا وعدہ پورا کیا ۔(لسان عرب) باب تفعل میں جانے کے بعد اس کے معانی ہوں گے ۔اخذ الشی وافیا (بیضاوی)کسی چیز کو پورا پورا لینا لفظ توفی کے اس مفہوم کے تحت موت، نیند اور رفع جسمانی والے تمام معانی آتے ہیں۔لیکن یہاں متوفیک سے مراد رفع جسمانی والا معنی ہے۔چنانچہ اس کے بعد رافعک الی لاکر اس معانی کو متعین کر دیا۔اب اس کا معانی ہے "اے عیسیؑ بے شک میں تیرے جسم کو روح کے ساتھ اپنی تحویل میں لے لوں گا اور تجھے اپنی طرف اٹھالوں گا"۔[13]

دلیل(2)

ارشاد ربانی ہے۔

"وَقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللهِ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ اَلظَّنِّ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًاۢ ۔بَلْ رَّفَعَهُ اللهُ اِلَيْهِ وَكَانَ اللهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا"۔[14]

"اور ان کے اس کہنے پر کہ ہم نے قتل کیا مسیح عیسی مریم کے بیٹے کو جو رسول تھا اللہ کا اور انہوں نے اس کو مارا اور نہ سولی پر چڑھایا لیکن وہی صورت بن گئی ان کے آگے اور جو لوگ اس میں مختلف باتیں کرتے ہیں تو وہ لوگ اس جگہ شبہ میں پڑے ہوئے ہیں، کچھ نہیں ان کو اس کی خبر صرف اندازہ پر چل رہے ہیں"۔

CC BY

تجزیہ

اللہ رب العزت نے حضرت عیسیٰؑ کے دشمن یہود کے ارادوں کو ناکام ونامراد بنانے اور خاک میں ملانے کے لیے حضرت عیسیٰؑ کو یہود کے ہتھکنڈوں سے بچانے کے لیے چند وعدے فرمائے جن کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں۔ ان وعدوں میں ایک یہ بھی تھا کہ یہود کو حضرت عیسیٰؑ کو قتل کرنے کی جرات نہ ہو گی بلکہ اللہ رب العزت ان کی سازش کے مقابلے میں بہترین تدبیر فرمائیں گے اور اپنی طرف اٹھالیں گے۔ انہی لوگوں میں سے ایک حواری کو سولی چڑھادیا گیا جیسا کہ اللہ رب العزت نے فرمایا: ولکن شبہ لھم۔

یہودیوں نے جب حضرت عیسیٰؑ کا محاصرہ کیا اور وہ انہیں سولی پر چڑھانا چاہتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ سے ان کے حیات رفع جسمانی کا جو وعدہ فرمایا تھا اس وعدے کی پورا ہونے کی اطلاع درج بالا آیت مقدسہ میں دی گئی ہے۔ کہ کس طرح اللہ رب العزت نے عیسیٰؑ بن مریم سے اپنا کیا ہوا وعدہ پورا فرمایا۔

جیسا کہ مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب اپنی تفسیر میں یوں لکھتے ہیں کہ یہودیوں کا یہ کہنا کہ ہم نے عیسیٰ بن مریمؑ کو جو رسول ہیں اللہ کے قتل کر دیا یہ کہنا خود دلیل ہے عداوت کی اور عداوت انبیا کفر ہے اس میں دعویٰ ہے قتل کا اور قتل نبی کُفر ہے۔ حالانکہ جو انہوں نے دعویٰ کیا یہ بھی غلط ہے کیونکہ انہوں نے نہ تو حضرت عیسیٰؑ کو قتل کیا اور نہ ہی سولی پر چڑھایا لیکن یہودیوں کو اشتباہ ہو گیا جبکہ اللہ رب العزت نے حضرت عیسیٰؑ کو زندہ آسمانوں پر اٹھالیا۔ اللہ رب العزت نے ایک شخص کو ان کا ہم شکل بنادیا اور وہ مطلوب اور مقتول ہوا یہی سبب ہوا یہودیوں کے اشتباہ کا۔[15]

رفع کا معانی ومفہوم:

رفع کے لغوی معانی اوپر اٹھانا کے ہیں۔ المصباح المنیر میں درج ہے۔

CC BY

"فالرفع فی الاجسام حقیقة فی الحرکة والا نتقال و فی المعانی محمول علی ما یقتضیه المقام "[16]

"لفظ رفع جسموں کے متعلق حقیقی معانی کی روح حرکت انتقال کے لئے ہوتا ہے اور معنی کے متعلق جیسا موقع اور مقام ہو ویسی مراد ہوتی ہے"۔

پس اس سے معلوم ہوا کہ رفع کے معنی اٹھانا کے تو ہیں مگر ایسی چیز کو اٹھانا جس کا تعلق جسم کے ساتھ ہو۔ یعنی وہ جسمانی چیز ہو اور اس کو نیچے سے اوپر کی طرف اٹھایا / منتقل کیا جائے۔ جبکہ تاریخ میں اس بارے میں بہت ساری روایات موجود ہیں۔ جیسا کہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے کی موت کی حدیث میں یوں ذکر آیا ہے۔ " فرفع الی رسول الله ﷺ الصبی "[17] ترجمہ۔ یعنی کہ وہ لڑکا آپ ﷺ کا نواسہ آپ ﷺ کے پاس اٹھا کر لایا گیا"۔ جبکہ اہل عرب کا مقولہ ہے رفعت الزرع الی البیدر (قاموس اساس البلاغہ) ترجمہ۔ میں کھیت کاٹ کر اور غلہ اٹھا کر گودام میں لے آیا۔

جیسا کہ اللہ رب العزت نے قرآن المجید فرقان الحمید میں ارشاد فرمایا ہے۔

"وَرَفَعَ اَبَوَیْهِ عَلَی الْعَرْشِ "[18]

"یوسف نے اپنے والدین کو تخت پر چڑھا کر بٹھایا"۔

درج بالا آیات مبارکہ کے علاوہ قرآن المجید فرقان الحمید میں اور بھی متعدد آیات مبارکہ موجود ہیں جن میں رفع حضرت عیسیٰؑ مادی جسم کے ساتھ ثابت ہے۔

مثلاً

1۔ وَإِن مِّنْ أَهْلِ ٱلْكِتَٰبِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِۦ[19].

OPEN ACCESS
cc BY

"اور اہل کتاب ضرور ضرور عیسی بن مریمؑ پر ایمان لائیں گے"۔

وَ إِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ ۔[20]

"اور بے شک وہ عیسیٰ بن مریمؑ البتہ قیامت کی علامت اور نشانی ہیں"۔

3 ۔ وَيُكَلِّمُ ٱلنَّاسَ فِي ٱلْمَهْدِ وَكَهْلًا وَمِنَ ٱلصَّٰلِحِينَ ۔[21]

"اور وہ عیسیٰؑ لوگوں سے بات کریں گے پنگھوڑے میں اور بوڑھاپے میں اور نیک لوگوں میں سے ہوں گے"۔

احادیث سے دلائل:

حدیث:1

"امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اپنی مسند میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تمام انبیائے کرام علیہم السلام علاتی بھائی ہیں مائیں مختلف یعنی شریعتیں مختلف ہیں اور دین یعنی اصول شریعت سب کا ایک ہے' اور میں عیسیٰؑ کے ساتھ سب سے زیادہ قریب ہوں۔ اس لئے میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں۔ وہ نازل ہوں گے جب ان کو دیکھو تو پہچان لینا' وہ درمیانہ قد ہوں گے' رنگ ان کا سرخ اور سفیدی کے درمیان ہو گا' ان پر دو رنگے ہوئے کپڑے ہوں گے' سر کی یہ شان ہو گی کہ اس سے پانی ٹپک رہا ہے' اگرچہ اس کو کسی قسم کی تری نہیں پہنچی ہو گی' صلیب کو توڑیں گے جزیہ کو اٹھائیں گے' سب کو اسلام کی طرف بلائیں گے' اللہ تعالیٰ ان کے زمانہ میں سوائے اسلام کے تمام مذاہب کو نیست و نابود کر دے گا اور اللہ تعالیٰ ان کے زمانہ میں مسیح دجال کو قتل کرائے گا' پھر تمام روئے زمین پر ایسا امن ہو جائے گا کہ شیر اونٹ کے ساتھ اور چیتے گائے کے ساتھ اور بھیڑیئے بکریوں کے ساتھ چریں گے اور بچے سانپ کے ساتھ کھیلنے لگیں گے' سانپ ان کو نقصان نہ پہنچائیں گے' عیسیٰؑ زمین پر چالیس سال ٹھہریں گے پھر وفات پائیں گے اور مسلمان ان کے جنازہ کی نماز پڑھیں گے"۔

CC BY

حدیث:2

"عن الحسن (مرسلاً) قال رسول اللہ ﷺ للیھود ان عیسیٰ لم یمت وانہ راجع الیکم قبل یوم القیمۃ"۔ [22]

"امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے مرسلاً روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہود سے فرمایا کہ حضرت عیسیٰؑ ابھی تک نہیں مرے، زندہ ہیں اور وہی دن قیامت سے قبل واپس تشریف لائیں گے"۔

حدیث:3

"عن عبداللہ بن عمر و قال رسول اللہ ﷺ ینزل عیسی بن مریم الی الارض فیتزوج و یولدلہ و یمکث خمسا و اربعین سنۃ ثمہ یموت فید فن معی فی قبری فاقوم ان و عیسیٰ بن مریم فی قبر واحد بین ابی بکر و عمر"۔ [23]

"عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ زمانہ آئندہ میں عیسیٰؑ زمین پر اتریں گے' اور میرے قریب مدفون ہوں گے' قیامت کے دن میں مسیح بن مریمؑ کے ساتھ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنھم کے درمیان قبر سے اٹھوں گا"۔

حدیث:4

"حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے شب معراج میں حضرت ابراہیم' حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ سے ملاقات کی تو وہ قیامت کے بارے میں باتیں کرنے لگے۔ پس انہوں نے اس معاملے میں حضرت ابراہیمؑ سے رجوع کیا (کہ وہ وقت قیامت کے بارے میں کچھ بتائیں) حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا کہ مجھے اس کا کوئی علم نہیں۔ پھر حضرت موسیٰؑ کی طرف رجوع کیا تو انہوں نے بھی فرمایا کہ مجھے اس کا کوئی علم نہیں۔ پھر حضرت عیسیٰؑ کی طرف رجوع کیا تو انہوں نے فرمایا کہ جہاں تک وقت قیامت کا معاملہ ہے تو اس کا علم سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کو نہیں۔ یہ بات تو اتنی ہی ہے البتہ جو عہد

OPEN ACCESS
CC BY

'پروردگار نے مجھ سے کیا ہے'اس میں یہ ہے کہ دجال نکلے گا اور میرے پاس دو باریک سی تلواریں ہوں گی۔ پس وہ مجھے دیکھتے ہی سیسہ کی طرح پگھلنے لگے گا پس اللہ اس کو ہلاک کرے گا۔ یہاں تک کہ پتھر اور درخت بھی کہیں گے کہ اے مرد مسلم میرے نیچے کافر چھپا ہوا ہے' آکر اسے قتل کردے۔ چناں چہ اللہ ان سب کافروں کو ہلاک کردے گا"۔

حدیث: 5

"عن النواس بن السمعان رضی اللہ عنہ قال رسول اللہ ﷺ اذا بعث اللہ المسیح بن مریم فینزل عند المنارۃ البیضاء شرقی دمشق بین مہر ذتین واضعاً کفیہ علی اجنحۃ ملکین۔۔۔الخ فیطلبہ حتی یدرکہ بباب لدخراالدرفیقتلہ"[24]

"حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰؑ کو مبعوث فرمائیں گے وہ دمشق کی جامع مسجد کے سفید مشرقی مینار پر اتریں گے' وہ دو زرد چادریں پہنے ہوں گے اور اپنے ہاتھوں کو دو فرشتوں کے بازووں پر رکھے ہوئے ہوں گے۔ الخ! پھر وہ دجال کی تلاش میں نکلیں گے تاآنکہ اسے لد کے مقام پر پائیں گے پھر اسے قتل کردیں گے"۔

خلاصہ بحث:

حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش اللہ رب العزت کے حکم سے بغیر باپ کے معجزانہ طور پر ہوئی۔ حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش کے بعد جب یہودیوں نے حضرت مریمؑ پر بدچلنی کا الزام لگایا تو اللہ رب العزت کے حکم سے حضرت عیسیٰؑ نے ماں کی گود میں کلام کیا۔ یہود آپؑ پر ایمان نہ لائے۔ جب حضرت عیسیٰؑ کی عمر تیس سال ہوئی تو یہودیوں نے ناپاک منصوبہ بنایا کہ آپؑ کو سولی چڑھا دیا جائے (نعوذباللہ)۔ ایسے میں اللہ رب العزت نے اپنی حکمتوں سے زندہ آسمانوں پر اٹھا لیا اور یہودیوں نے آپؑ کے کسی اور ہمشکل کو سولی چڑھا دیا۔ لیکن قرآن و

CC BY

حدیث کے مطابق آپؑ کو آسمانوں پر زندہ اٹھالیا گیا اور قرب قیامت دوبارہ امت محمدیہ کے ایک فرد کی حیثیت سے دنیا میں تشریف لائیں گے۔ دمشق کی جامع مسجد پر آپ کا نزول ہو گا۔ آپؑ جہاد کریں گے اور دجال کو قتل کریں گے۔ دنیا میں اسلام کا بول بالا ہو گا اور وہ دور امن و آشتی کا گہوارا ہو گا۔ آپؑ شادی کریں گے، آپؑ کی اولاد ہو گی اور پھر آپؑ کی طبعی موت واقع ہو گی۔ آپؑ کو خاتم النبین رحمت اللعالمین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے پہلو میں دفن کیا جائے گا۔

حوالہ جات وحواشی

---

1 آل عمران، 3: 37

2 سواتی، صوفی، مولانا عبدالحمید، تفسیر معالم العرفان، ادارہ مکتبہ دروس القرآن، گوجرانوالہ، ۲۰۱۶ء، ج 4، ص 132

3 مودودی، سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ، تفہیم القرآن، ادارۃ المعارف، کراچی، ۲۰۱۴ء، ج 1 ص 248

4 آل عمران، 3: 45

5 سواتی، مولانا عبدالحمید، تفسیر معالم العرفان، ج 4 ص 152

6 مودودی، سید ابوالاعلیٰ مودودی، تفہیم القرآن، ادارۃ القرآن، لاہور، ۲۰۲۰ء، ج 1 ص 251

7 آل عمران، 3: 47

8 سواتی، مولانا عبدالحمید، تفسیر معالم العرفان، ج 4 ص 165

9 النساء، 4: 157

10 النساء، 4: 45

11 النساء، 4: 158

12 آل عمران، 3: 55

13 سواتی، مولانا عبدالحمید، تفسیر معالم العرفان، ج 4 ص 184 تا 187

14 النساء، 4: 157.158

15 شفیع عثمانی، مفتی محمد، معارف القرآن، ادارۃ المعارف، کراچی، ۲۰۰۸ء، ج 2 ص 599

16 الفیومی، احمد بن محمد بن علي، المصباح المنير، مكتبة العلمية، بيروت، 2011ء، ص: 139

OPEN ACCESS
CC BY

17 خطیب التبریزی، مشکوٰۃ المصابیح، ص150

18 یوسف،100:12

19 النساء،159:4

20 الزخرف،61: 43

21 آل عمران،3 :46

22 ابن کثیر تفسیر القرآن العظیم،ج:1،ص:366

23 خطیب تبریزی، مشکوٰۃ المصابیح،ص:480،باب نزول عیسیٰ ابن مریم

24 مسلم بن حجاج القشیری، الجامع الصحیح،ص:401،ج:2،باذ کر الدجال

cc BY